MACRO-STRUCTURE

نظمِ جلی

40- سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

آیات : 85 ...... مَكِّيَّةٌ ...... پیراگراف : 5

مرکزی مضمون :

آفاق وانفس کے علاوہ ، عقلی اور تاریخی دلائل پر غور کرنے ، کج بحثی ، فضول بحث وتکرار اور ﴿مُجادلہ﴾ سے بچنے اور اقتدار وآثار کے نشے سے نکل کر ، قرآن کی دعوت توحید وآخرت کو قبول کرلینے کا مشورہ۔

پہلا پیراگراف — آیات: 1 تا 22
﴿مُجادلہ﴾ یعنی بحث وتکرار چھوڑ کر توحید، رسالت اور آخرت کی دعوت قبول کرنے کا مشورہ

دوسرا پیراگراف — آیات: 23 تا 27
قریش کے سرداروں کو فرعونی رویہ ترک کرنے کا مشورہ

تیسرا پیراگراف — آیات: 28 تا 54
آلِ فرعون کے ایک مؤمن کا سچا واقعہ

چوتھا پیراگراف — آیات: 55 تا 76
رسول اللہ ﷺ کو صبر واستقامت سے دعوت وتبلیغ جاری رکھنے کی ہدایت

پانچواں پیراگراف — آیات: 77 تا 85
آفاق اور تاریخی دلائل کی روشنی میں قرآن کی دعوت قبول کرنے کا مشورہ

زمانہ نزول اور پس منظر

سورۃُ المؤمن کا دوسرا نام سورۃُ غَافِر ہے۔ یہ ﴿حَوامِیم﴾ کے سلسلے کی پہلی سورت ہے۔
رسول اللہ ﷺ کے قیامِ مکہ کے تیسرے دور (6 تا 10 نبوی) کے اواخر میں، غالباً 10 نبوی میں سورۃ المُؤمِن نازل ہوئی۔

یہی وہ زمانہ تھا، جب سورۃ حٰم السجدۃ اور سورۃ حٰم الشوریٰ نازل ہوئیں۔ ہجرتِ حبشہ ہوچکی تھی۔ قریش کے ﴿متکبر مشرك﴾ سردار، فرعون، ہامان اور قارون کی طرح، اقتدار اور آثار کے نشے میں دُھت ہوکر مسلمانوں پر ظلم وستم کر رہے تھے اور اپنے مشرکانہ راستے کو فرعون کی طرح ﴿سَبِيْلُ الرَّشَاد﴾ قرار دے رہے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ سے کج بحثی اور ﴿مُجَادَلَه﴾ میں مشغول تھے۔ انہیں موسیٰؑ کے زمانے کے ایک مؤمن کا سچا قصہ بتایا گیا کہ ابتداء میں اُس نے اپنے ایمان کو ایک حکمت عملی کے تحت چھپایا جب فرعون نے اِس کی رائے کو درخورِ اعتناء نہیں سمجھا تو پھر اُس نے علی الاعلان ایمان کا اظہار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو توحید پر صبر واستقامت کی ہدایات دی گئیں۔

سورۃُ المُؤمِن کا کتابی ربط

1۔ پچھلی سورۃ ﴿الزمر﴾ میں ملاوٹ اور آمیزش سے پاک خالص توحید کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ یہاں سورۃ ﴿المؤمن﴾ میں توحید کے علاوہ آخرت کو تسلیم کرنے کا مطالبہ ہے۔ کج بحثی، ضد اور فرعونیت سے اجتناب کرنے کی ہدایت ہے اور ہلاکت کی دھمکی ہے۔

2۔ یہاں سورۃ ﴿المومن﴾ میں اثباتِ توحید کے لیے تاریخی دلائل بھی اور عقلی دلائل بھی۔ اگلی سورت ﴿حم السجدہ﴾ میں تاریخی دلائل کے علاوہ آفاقی اور انفسی دلائل ہیں۔

3۔ یہاں سورۃ ﴿المومن﴾ میں فرعونی رویے ترک کرنے کا مشورہ ہے، جبکہ اگلی سورت ﴿حم السجدہ﴾ میں عاد وثمود کے استکباری رویوں سے بچنے کا مشورہ ہے۔ دونوں سورتوں میں ہلاکت کی دھمکی ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1۔ اس سورت میں دو (2) مرتبہ خالص توحیدِ دعا کا مطالبہ کیا گیا ہے، جس میں کسی قسم کے شرک کی آمیزش نہ ہو۔
﴿فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ (آیت 14 اور 60) مشرکینِ مکہ ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ سے دعائیں مانگا کرتے تھے۔ (آیات: 66 اور 74) ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ قرآن کی ایک خاص اصطلاح ہے، اس سے مراد وہ مخلوق ہے، جسے جاہل انسان معبود بنالیتے ہیں، اسی کے لیے ایک اور لفظ ﴿غَيْرُ اللّٰهِ﴾

کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔

2- اس سورت میں مشرکینِ مکہ کا ﴿ مُجَادَلَه ﴾ یعنی ان کی 'بے معنیٰ بحث وتکرار' کا ذکر چار مرتبہ ہوا ہے، جو ان کے تکبر اور ان کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے تھا۔ (آیات: 4، 35، 56 اور 69) جب کہ رسول اللہ ﷺ توحید کی دعوت دے رہے تھے۔ اس سورت میں توحید کا ذکر سات (7) آیات میں ہوا ہے۔ (آیات: 14، 41، 42، 60، 62، 65 اور 84)

3- رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو مسترد کرنے کی بنیادی وجہ، قریش کی قیادت کا غرور اور تکبر تھا۔ اس تکبر کا ذکر اس سورت میں پانچ (5) مرتبہ ہوا ہے۔ (آیات: 27، 47، 48، 60 اور 76)

4- ہم نے بار بار اس کتاب میں نشاندہی کی ہے کہ قرآن مجید کی اکثر و بیشتر سورتوں میں جو بات پہلے پیراگراف میں بیان کی جاتی ہے، اس کا اعادہ آخری پیراگراف میں کیا جاتا ہے۔ اس سورت میں بھی مغرور سیاستدانوں اور متکبر حکمرانوں کو آیت 21 اور آیت 82 میں ڈرایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کئی ایسی طاقتوں کو نیست و نابود کر دیا، جو اپنی قوت اور اپنے آثار کے اعتبار سے ممتاز تھے۔ یہ مضمون نہ صرف قریشِ مکہ کے لیے بلکہ قیامت تک آنے والے حکمرانوں کے لیے اپنے اندر ایک درسِ عبرت رکھتا ہے۔

(a) ﴿ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا ﴾ (آیت: 21)

(b) ﴿ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ ﴾ (آیت: 82)

5- اس سورت میں، دو مختلف قسم کے لیڈروں کی طرف سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ عوام کو صحیح راستے ﴿ سَبِيْلُ الرَّشَادِ ﴾ کی طرف رہنمائی کر سکتے ہیں۔ یہ اسلامی قیادت اور طاغوتی قیادت کے دو دعوے تھے۔ پہلا دعویٰ اس بندۂ مومن کی طرف سے تھا، جو ابتداء میں اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا، اور دوسرا دعویٰ اس وقت کی طاغوتی اور عسکری قوت کے قائد فرعون کی طرف سے تھا۔

6- اس سورت میں عوام الناس کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ طاغوتی قوتوں اور آمروں کی پیروی نہ کریں۔ یہ قوتیں قیامت کے دن انہیں نہیں بچا سکیں گی، بلکہ لیڈر اور عوام دونوں دوزخ میں جائیں گے اور وہاں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے۔ (آیت 47)

7- دعوتِ توحید کو مسترد کر دینے کے بعد مشرکینِ مکہ نے فضول بحث وتکرار شروع کر دی۔ اس ماحول میں دو (2) مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو صبر کی نصیحت کی گئی ہے۔ (آیت 55 اور 77)

سورۃ المُؤمِن کا نظمِ جلی

سورۃ المؤمن پانچ (5) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 22 : پہلے پیراگراف میں، قریش کی قیادت کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ﴿مُجَادَلَه﴾ یعنی فضول کج بحثی کا رویہ ترک کر کے قرآن کی دعوت توحید، دعوتِ رسالت اور دعوتِ آخرت کو قبول کر لیں۔

2- آیات 23 تا 27 : دوسرے پیراگراف میں، قریش کی متکبر اور مغرور لیڈرشپ کو فرعونی رویے ترک کرنے کا مشورہ ہے۔

3- آیات 28 تا 54 : تیسرے پیراگراف میں، آلِ فرعون کے ایک مومن کا سچا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

جس نے ایک مصلحت کے تحت کچھ عرصے کے لیے اپنے ایمان کو چھپائے رکھا، لیکن اس کے بعد وہ کھل کر فرعون کے خلاف، توحید کا علمبردار بن کر سامنے آ گیا اور ﴿سَبِيلُ الرَّشَادِ﴾ کی دعوت دینے لگا، جس کے جواب میں فرعون نے عوام کو یہ دھوکا دیا کہ وہ بھی لوگوں کو ﴿سَبِيلَ الرَّشَادِ﴾ کی طرف راہنمائی کر رہا ہے۔

4- آیات 55 تا 76 : چوتھے پیراگراف میں، رسول اللہ ﷺ کو صبر و استقامت کے ساتھ، تکبر، ہٹ دھرمی، مجادلے اور بحث و تکرار کے اس ماحول میں، اپنی دعوتِ توحید کو جاری و ساری رکھنے کی ہدایت دی گئی۔

5- آیات 77 تا 85 : پانچویں اور آخری پیراگراف میں، آفاقی دلیلوں اور تاریخی دلیلوں سے مغرور قیادت کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ اپنی عسکری قوت اور تمدنی شان و شوکت اور اقتصادی خوشحالی پر نہ پھولیں۔ اللہ تعالیٰ نے ماضی میں کئی ایسی طاقتوں کو نیست و نابود کر کے رکھ دیا، جو قریش سے زیادہ طاقتور تھیں۔ بڑے آثار اور اثاثے رکھتی تھیں۔ ﴿كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ﴾ (آیت:82)

مرکزی مضمون

آفاق و انفس کے دلائل کے علاوہ، عقلی اور تاریخی دلائل کی روشنی میں، کج بحثی، فضول بحث و تکرار یعنی مجادلہ سے بچ کر، اقتدار و آثار کے نشے سے نکل کر، فرعونی رویوں کو ترک کرو اور قرآن کی دعوتِ توحید اور دعوتِ آخرت پر ایمان لے آؤ، ورنہ تمہارا حشر بھی تاریخ کے فرعونوں جیسا ہوگا۔